بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

ہفت روزہ دی انڈین مسلم ٹائمز

Rs.2/-

جلد ۲۸ ☆ شمارہ ۸ ☆ ۱۴/اگست تا ۲۰/اگست ۲۰۲۳ء بمطابق ۲۶/محرم الحرام تا ۲/صفر المظفر ۱۴۴۴ھ

کلام اللہ جل جلالہ

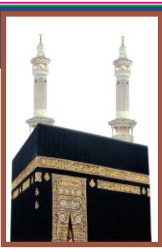

اور عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ان بیبیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو تو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں سے حرج نہیں اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبیں اور دو بہنیں اکٹھی کرنا مگر جو ہو گزرا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے،

(سورۂ نساء: آیت نمبر ۲۳)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

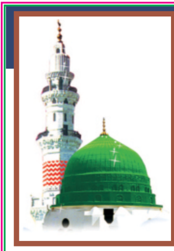

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماہ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخش دیا جاتا ہے اور اس ماہ میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والے کو نامراد نہیں کیا جاتا۔

(حدیث شریف)

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے شدھی تحریک کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا تھا

فتنہ قادیانیت وارتداد کے خاتمے کے لئے شہزادہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مشن پر کام کرنے کی ضرورت ہے: الحاج محمد سعید نوری

خواتین اسلام میں دینی تعلیم سے وابستگی پورے خاندان کے لئے نیک اور صالح ماحول پیدا کرے گا: حضرت مولانا اعجاز احمد کشمیری

ممبئی: ملک میں بڑھتے ہوئے فتنہ ارتداد کے طوفان کو روکنا مسلمانوں کی بڑی ذمہ داری ہے جس کی زد میں آکر اب تک سیکڑوں مسلم بچیاں اپنے ایمان وعقیدہ سے ہاتھ دھو بیٹھی ہیں اور یہ سب ایک منظم پلاننگ کے تحت کیا جارہا ہے تاکہ مسلمانوں کو نشانہ بنا کر انہیں رسوا کیا جائے افسوس ہمارے یہاں ہزاروں تنظیمیں ہونے کے باوجود فتنہ ارتداد کے خلاف مضبوط لائحہ عمل تیار نہیں کیا گیا اس سلسلے میں آج ۶/اگست ۲۰۲۳ء کو ممبئ کے علاقہ چیمبور میں دختران اسلام کیلئے قائم جامعہ قادریہ للبنات کا افتتاح وجشن مفتی اعظم ہند کے موقع پر علماء ومشائخ نے کھل کر اظہار خیال کیا

جلسہ افتتاح کی صدارت کرتے ہوئے رضا اکیڈمی کے بانی و سربراہ قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب نے کہا کہ صاحب جلسہ حضرت مفتی اعظم ہند نے اپنے دور میں ہر طوفان کا بڑی دلیری سے مقابلہ کیا شدھی تحریک کو کچلنے کے لئے شہزادہ اعلیٰ حضرت نے خود قیادت کی اور اپنے بزرگوں کی روحانی طاقت وفیضان سے ہمیشہ کیلئے اس منحوس تحریک کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا اب جبکہ فتنہ قادیانیت وفتنہ ارتداد بڑی تیزی سی سامنے آرہا ہے ہمیں حضرت مفتی اعظم ہند کی شجاعت اور دلیری سے سبق حاصل کرکے ان فتنوں کی سرکوبی کے لئے تیار رہنا چاہئے آپ نے کہا کہ مسلم بچیوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنا والدین کی اہم ذمہ داری ہے آج دیکھا جارہا ہے کہ ہم اپنی اولاد کو عصری تعلیم دلانے کے لئے جتنی کوششیں کرتے ہیں افسوس انہیں قرآنی علوم سے آراستہ کرنے کے لئے نہیں کرتے

جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گھر کا ماحول دینی نہ ہونے کی وجہ سے وہ غیروں کے ہاتھوں بڑی آسانی سے استعمال ہوجاتی ہیں، اگر ہم فتنہ ارتداد کا خاتمہ چاہتے ہیں تو پہلے گھر میں صالح ماحول پیدا کریں

حضرت نوری صاحب نے مزید کہا کہ ملک میں سیکڑوں مسائل ہیں سر دست فتنہ ارتداد کے ساتھ ساتھ اس وقت فتنہ قادیانیت بھی ہے جس کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں کو مضبوط لائحہ عمل تیار کرنے کی ضرورت ہے ورنہ قادیانیت مالی وسائل کے ذریعے غریب مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہوجائے گی۔ آج علماء ومشائخ طے کریں کہ فتنہ قادیانیت کو کیسے دفن کرنا ہے اسیر مفتی اعظم محمد سعید نوری عقیدہ ختم نبوت پر پہرہ دینے کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے تیار ہے

حضرت قائد ملت کے اس اعلان پر علماء نے خوشی کا اظہار کیا

اس موقع پر شہزادہ شیر ملت علامہ اعجاز احمد کشمیری ہانڈی والی مسجد نے کہا کہ ملک میں مسلمان اس سے پہلے بھی بہت مشکل دور سے گزرا ہے لیکن اس وقت کی قیادت حضرت حضرت مفتی اعظم ہند ومجاہد ملت وغیرہ کے ہاتھوں میں تھی جنہوں نے امت مسلمہ کی رہنمائی خلوص وصداقت سے کی آج جب مسلمان بے بس اور لاچار ہے تو اسے مفتی اعظم ہند جیسی روحانی اور شجاعت ودلیری سے مقابلہ کرنے والی ذات کی ضرورت ہے حضرت مفتی اعظم ہند نے اپنے دور میں جس طرح سے حکومت کو جھکنے پر مجبور کردیا تھا آج بھی وہ فتویٰ موجود ہے کہ نسبندی حرام حرام ہے۔

حکومت نے بھرپور کوشش کی کہ فتویٰ تبدیل کیا جائے مگر شہزادہ اعلیٰ حضرت نے فرمایا تھا کہ یہ بریلی شریف ہے یہاں فتویٰ نہیں بدلا جاتا بلکہ وقت پڑنے پر حکومت بدل جاتی ہے یہ کون کہ سکتا ہے جو اللہ ورسول کا محبوب ہوگا

حضرت مفتی اعظم ہند بلاشبہ محبوب بارگاہ خدا ورسول تھے

حضرت کشمیری صاحب سرپرست جامعہ قادریہ للبنات نے کہا کہ مسلم بچیوں کو ورغلا کران سے رشتہ کرنا یہ آر ایس ایس کا منصوبہ ہے لہذا مسلمانوں کو مضبوط ہوکر آر ایس ایس کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا کر رکھ دینا ہوگا اس کا واحد طریقہ مسلم بچیوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنا ہے تاکہ ان کے ذریعے پورا خاندان، پورا معاشرہ دینی ماحول کے مطابق چلے

آپ نے مزید کہا کہ دختران اسلام کیلئے چیمبور ممبئ میں ڈھائی سالہ کورس خوش آئند قدم ہے ورنہ ان علوم کیلئے آٹھ دس سال درکار ہوتے ہیں، میں گذارش کروں گا کہ ہر گھر کی بچیاں جو شادی کی عمر کو پہنچ گئ ہیں یا ان کی شادیاں ہوگئ ہیں وہ اس کورس سے فائدہ اٹھائیں حضرت شیر ملت ایجوکیشنل ٹرسٹ ہمیشہ ایسے اداروں کے ساتھ کھڑی ہے

جامعہ قادریہ للبنات کے رہبر اعلیٰ پیر طریقت خلیفہ شارح بخاری حضرت مولانا شاہ ولی اللہ شریفی صاحب نے کھل کر اظہار خیال کیا اور کہا کہ موجودہ وقت نازک ترین دور ہے خاص طور پر مسلم کمیونٹی کے لئے اس مشکل سے نکلنے کیلئے ہمیں حکمت ودانائی سے کام کرنا چاہیے آج مسلم بچیوں کو کالجوں میں حجاب کے نام پر پریشان کیا جارہا ہے اب تک کرناٹک وغیرہ میں کئ ہزار بچیوں کا مستقبل صرف حجاب کے نام پر خراب کردیا گیا ہے وہی کھیل اب ہمارے مہاراشٹر میں بھی کھیلنے کی کوشش ہورہی ہے جس کا واضح ثبوت قریب میں واقع اچاریہ کالج ہے جہاں مسلم بچیوں کو نقاب پہن کر اندر جانے نہیں دیا جارہا ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو علوم دینیہ سے مالا مال کریں، مسلم بچیوں کو عالمہ فاضلہ مبلغہ بنائیں جس کا فائدہ دنیا وآخرت دونوں میں ہوگا، حضرت شریف ملت نے ادارے کی کامیابی کے لیے ہر ممکن تعاون کا اعلان فرمایا۔

خطیب خصوصی حضرت مفتی کلیم الدین برکاتی نے بھی مسلم خواتین کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے پر زور دیا۔ یاد رہے کہ چیمبور علاقے میں مسلم بچیوں کے لئے یہ شاندار ادارہ ہے جہاں شرعی پاسداری کرتے ہوئے پوری ذمہ داری کے ساتھ تعلیم کا بندوست ہے جس کا فائدہ ہمیں اٹھانا چاہیے۔ اس جلسے سے علامہ ظفر الدین رضوی نے بھی خطاب کیا

اس موقع پر مبلغ تحریک درود وسلام حضرت علامہ عباس رضوی صاحب، حضرت مولانا عظمت علی علیمی، حضرت علامہ سید ریحان رضا صاحب، حضرت قاری محمد توفیق اعظمی، حضرت مفتی محمد عثمان اشرف اشرفی، حضرت قاری محمد سلیمان رضوی، حضرت مولانا نظام الدین رضوی، حضرت مفتی رضوان صاحب، حضرت قاری عبدالحنان برکاتی، حضرت مولانا نثار احمد، حضرت قاری اشرف رضا برکاتی، حضرت قاری مقصود نظامی، حضرت قاری اسرائیل رضوی، حضرت قاری رضوان اعظمی، حضرت قاری رحمت اللہ رضوی، حضرت مولانا تبریز عالم امجدی ، قاری علاء الدین رضوی، قاری ارشاد احمد، حافظ جنید رضا رشیدی، حافظ نعمت رضا کٹیہاری، حاجی محمد کمال خان قادری، عبدالعزیز پٹیل، ذاکر حسین قریشی، شفیق شیخ شریف احمد کرلا، ساجد رضوی، راشد احمد وغیرہ موجود تھے

المخدوم ٹرسٹ کے آصف شیخ عرف پپو بھائی شارح بخاری فاؤنڈیشن سے مولانا غلام احمد رضا شریفی وسلیم شریفی، اول شریفی صاحب وشوکت علی صاحبان ونظامی ویلفیئر ٹرسٹ کے شعبان علی نظامی واذکار خان صاحب نے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے قدم قدم ساتھ رہے نظامت کے فرائض حضرت مولوی صوفی محمد عمران مصطفوی دیئے جلسے کا اختتام صلاۃ وسلام و بزرگ عالم دین بقیۃ السلف مجاہد دوراں حضرت علامہ محمود عالم رشیدی صاحب قبلہ کی دعا پر ہوا

☆☆☆☆☆

اہلسنت وجماعت کے عقیدے کتاب وسنت اور آثار سے ثابت ہیں: مولانا نورالحسن مصباحی

مالیگاؤں: اسلامی عقائد ونظریات قرآن وحدیث اور آثار سے ثابت ہیں. شیعہ وسنی عقائد میں بنیادی فرق ہیں. شیعوں نے اسلامی عقائد سے انحراف کر کے خود کو دائرہ اسلام سے الگ کرلیا ہے. وہ عقائد جو کتاب وسنت اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم سے ثابت ہیں شیعوں نے ان سے انحراف کر اپنی طبیعت سے نئے باطل عقیدوں کو گڑھا ہے. کلمہ و اذان، قرآن مقدس اور خلافت سے متعلق اجماعی اور بنیادی و اصولی نظریات سے انحراف نے روافض کو اہل اسلام اہل سنت سے بالکل الگ بلکہ مخالف کردیا. اس طرح کا اظہار خیال مفتی محمد نورالحسن مصباحی رضوی نقشبندی (بانی جامعہ تاج الشریعہ آل مصطفی وصدر المدرسین دارالعلوم سیدنا امیر حمزہ مالیگاؤں) نے جیلانی مشن مالیگاؤں کے ماہانہ مرکزی اجتماع منعقدہ، ۴/ اگست کو بعد نماز مغرب مدینہ مسجد میں کیا. آپ نے روافض کے نزدیک مستند کتابوں سے ان کے باطل عقائد کی دلیلیں پیش کیں. کلمہ، اذان، مسئلہ خلافت، اور دیگر عقائد پر تفصیلی روشنی ڈالی اور اہل سنت کے عقائد کا دفاع کیا.

اس موقع پر جیلانی مشن کی جانب سے چار ورقی تحریر بعنوان "اہل سنت اور روافض میں فرق" مرتبہ مولانا طارق انور مصباحی؛ حاضرین مجلس میں تقسیم کی گئی. حافظ خالد رضا نے تلاوت قرآن پاک سے اجتماع کا آغاز کیا. مداح رسول عبداللہ رضا قادری نے ہدیہ نعت پیش کیا. اذان عشاء کے وقت حافظ ندیم اختر رضوی کی دعا پر اجتماع کا اختتام ہوا. کثیر تعداد میں اہل سنت نے شرکت کی. اجتماع کے انعقاد میں جملہ اراکین جیلانی مشن نے اپنی خدمات پیش کیں.

ان شاء اللہ اگلا اجتماع یکم ستمبر ۲۰۲۳ء کو منعقد ہوگا

حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

آپ بہت ہی مشہور صحابی ہیں۔ آپ کے والد کا نام رباح ہے۔ یہ حبشہ کے رہنے والے تھے اور مکہ مکرمہ میں ایک کافر امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ اسی حال میں مسلمان ہوگئے۔ امیہ بن خلف نے ان کو بہت ستایا اور ان پر بڑے بڑے ظلم وستم کے پہاڑ توڑے مگر یہ پہاڑ کی طرح اسلام پر ڈٹے رہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کثیر رقم اور ایک غلام دے کر ان کو امیہ بن خلف سے خرید لیا اور اللہ ورسول عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا جوئی کے لیے ان کو آزاد کردیا۔ اسی لئے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار (بلال) کو آزاد کیا۔

خدا کی شان کہ جنگ بدر میں امیہ بن خلف کو حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ ہی نے چند انصاریوں کی مدد سے قتل کیا۔ تمام اسلامی جہادوں میں مجاہدانہ شان کے ساتھ جہاد فرماتے رہے اور مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مؤذن بھی رہے۔ وصال نبوی کے بعد مدینہ طیبہ میں رہنا اور حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جگہ کو خالی دیکھنا ان کے لیے ناقابل برداشت ہوگیا۔ فراق رسول میں ہر وقت روتے رہتے۔ اس لئے مدینہ منورہ کو خیر باد کہہ دیا اور ملک شام میں سکونت اختیار کرلی۔ پھر ۲۰ھ میں ۶۳ برس کی عمر پاکر شہر دمشق میں وصال فرمایا اور باب الصغیر میں مدفون ہوئے اور بعض مؤرخین کا قول ہے کہ آپ کا وصال شہر حلب میں ہوا اور باب الاربعین میں آپ کی قبر مبارک بنائی گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (اکمال فی اسماء الرجال، ص ۵۰۷) الاکمال فی اسماء الرجال، حرف الباء، فصل فی الصحابۃ، ص ۵۸۷ واسد الغابۃ، بلال بن رباح رضی اللہ عنہ، ج ۱، ص ۳۰۵۔۳۰۹ ملتقطاً

رب نے ڈالا پردہ، تو تم کیوں فاش کرتے ہو.؟

ایک مصری عالم کا کہنا تھا کہ مجھے زندگی میں کسی نے لاجواب نہیں کیا سوائے ایک عورت کے جس کے ہاتھ میں ایک تھال تھا جو ایک کپڑے سے ڈھانپا ہوا تھا میں نے اس سے پوچھا تھال میں کیا چیز ہے.؟ وہ بولی اگر یہ بتانا ہوتا تو پھر ڈھانپنے کی کیا ضرورت تھی.. پس اس نے مجھے شرمندہ کر ڈالا..

یہ ایک دن کا حکیمانہ قول نہیں بلکہ ساری زندگی کی دانائی کی بات ہے. کوئی بھی چیز چھپی ہو تو اس کے انکشاف کی کوشش نہ کرو. کسی بھی شخص کا دوسرا چہرہ تلاش کرنے کی کوشش نہ کریں خواہ آپ کو یقین ہو کہ وہ بُرا ہے یہی کافی ہے کہ اس نے تمہارا احترام کیا اور اپنا بہتر چہرہ تمہارے سامنے پیش کیا بس اسی پر اکتفا کرو..

ہم میں سے ہر کسی کا ایک بُرا رخ ہوتا ہے جس کو ہم خود اپنے آپ سے بھی چھپاتے ہیں. اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں ہماری پردہ پوشی فرمائے ورنہ جتنے ہم گناہ کرتے ہیں اگر ہمیں ایک دوسرے کا پتہ چل جائے تو ہم ایک دوسرے کو دفن بھی نہ کریں...

جتنے گناہ ہم کرتے ہیں اس سے ہزار گنا زیادہ کریم رب ان پر پردے ڈالتا ہے.. کوشش کریں کہ کسی کا عیب اگر معلوم بھی ہو تو بھی بات نہ کریں.. آگے کہیں آپ کی وجہ سے اسے شرمندگی ہوئی تو کل قیامت کے دن اللہ پوچھ لے گا کہ جب میں اپنے بندے کی پردہ پوشی کر رہا تھا تو تم نے کیوں پردہ فاش کیا۔۔۔

ہفت روزہ

دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی

اداریہ

قبروں پر پھول ڈالنا

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے سوال کیا گیا

سوال: مسلمانوں کی قبر پر جو سبز پتی یا پھول اور خوشبو رکھتے ہیں تو یہ سنت ہے یا مستحب ہے۔ یا بے فائدہ اسراف ہے یا مباح ہے، کہ اس میں نہ کچھ نفع ہے اور نہ کچھ ضرر ہے جو بھی شرعی دلیل سے ثابت ہو بیان فرمائیں۔؟

جواب: حدیث شریف میں وارد ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک مرتبہ دو قبروں کے پاس سے گذرے اور ان دونوں قبر کی میت پر عذاب کیا جاتا تھا۔ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں میت پر عذا کیا جاتا ہے۔ اس چیز کی وجہ سے کہ ان پر شاخ نہ تھی۔ پھر خرمے کے درخت کی ایک شاخ طلب فرمائی اور اس کو درمیان سے شق فرمایا اور آدھا آدھا دونوں قبروں پر رکھ کر فرمایا۔ ”یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ مَالَمْ یَیْبَسَا یعنی تخفیف کیا جائے گا ان دونوں میت کا عذاب جب تک یہ دو حصے شاخ کے خشک نہ ہوں گے“۔

اس حدیث کی مراد میں علماء میں باہم اختلاف ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ امر وقت کی تعین کیلئے وقوع میں آیا ہے کہ اس وقت تک عذاب میں تخفیف کی جائے گی۔ یعنی یہ حکم خاص ان ہی دونوں میت کے حق میں تھا۔ عام نہیں ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ عام ہے جب کوئی شخص ایسا کرے گا تو جب تک شاخ خشک نہ ہوگی عذاب میں تخفیف ہوگی اس واسطے کہ سبز شاخ تسبیح کرتی ہے اور تسبیح کی مقاربت تخفیف عذاب کا باعث ہوتی ہے۔ چنانچہ کانٹا اور گھاس وغیرہ جو قبر پر جم جائے اگر وہ سبز ہو یعنی تازہ ہو تو اس کو وہاں سے نکالنا ممنوع ہے اس واسطے کہ یہ چیزیں جب تک تر رہتی ہیں تسبیح کرتی ہیں۔ اور اس تسبیح سے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اور میت کو انس ہوتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خرمے کے درخت کی تازہ دو شاخیں قبر پر سرہانے کی جانب رکھ کر فرمایا کہ امید ہے کہ جب تک یہ دونوں شاخیں خشک نہ ہونگی ان کی تسبیح کی برکت سے اس میت کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔ اسی وجہ بعض علماء نے بہتر جانا کہ پھول قبر پر رکھا جائے۔ لیکن یہ بھی کہا ہے کہ اگر اس پھول کی قیمت بطور صدقہ کے دیویں اور اس کا ثواب اس میت کو پہنچا دیں۔ اس سے زیادہ بہتر ہوگا کہ پھول قبر پر رہیں۔ اور پھر وہ خشک ہو جاویں اور ان کا نکال دینا مکروہ نہیں۔“ (فتاویٰ عزیزی۔ صفحہ ۹۰)

خلاصہ: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے جواب سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ قبروں پر پھول ڈالنا، سبز شاخ رکھنا جائز ہے۔ علماء کے اختلاف اپنی جگہ اس لئے کہ علماء کے اختلاف جائز اور ناجائز پر نہیں بلکہ کچھ کہتے ہیں کہ یہ اسی وقت کیلئے خاص تھا اور کچھ اس امر کو ہر وقت کیلئے عام سمجھتے ہیں۔ اس فتویٰ سے یہ بھی پتہ چلا کہ قبروں پر پھول ڈالنا شرک نہیں، بدعت نہیں، شرک اس لئے نہیں کہ امت کے علماء شرک میں ہمیشہ متفق رہے ہیں شرک پر علماء کے دو گروہ نہیں کہ کوئی شرک کی دعوت سے اور کوئی روکے۔ اور بدعت اس لئے نہیں ہے کہ یہ صراحتاً حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام نے قبروں پر سبز شاخ رکھی اور اس کی فضیلت بھی بیان فرمادی۔

امت محمدیہ میں قبر پر پھول ڈالنے کو لیکر پچھلے تیرہ صدیوں میں کوئی ایسا اختلاف نہیں ملتا کہ اس کو علماء شرک، بدعت قرار دیں یہ ابھی سو۔ ڈیڑھ سو سالوں میں بہت زیادہ اختلاف کی وجہ بن گیا ہے اور اس اختلاف کی اصل وجہ ہندوستان میں انگریزی حکومت کے فتنہ پرور بوئے ہوئے بیج ہیں جو دھیرے دھیرے پوری امت میں فتنہ برپا کرتے ہوئے مسلمانوں میں آپسی جھگڑے اور فساد کو جنم دیا۔ اور آج بھی ہم ان لوگوں کو کہتے ہیں۔ امت محمدیہ میں قبر پر پھول ڈالنے کو لیکر شرک، اور مطلقاً بدعت کا فتویٰ کبھی نہیں لگا تو اب کیوں اور کس لئے امت میں یہ فتنے بوئے جا رہے ہیں۔ کیا بڑے بڑے محدثین سے زیادہ تم نے دین سیکھ لیا ہے۔ بخاری پڑھ کر کہتے ہوں قبر پر پھول ڈالنا شرک جبکہ صاحب بخاری نے کبھی ایسا فتویٰ نہیں دیا۔ مسلم پڑھ کر فتویٰ دیتے ہو جبکہ کبھی امام مسلم نے ایسا فتویٰ نہیں دیا۔ گویا جن کی کتابیں پڑھنے کا دعویٰ کرتے ہو وہ سب اس اختلاف کو ہوا نہیں دیتے اور آج سو سالوں میں تم نے اس معمولی سے اختلاف کو اتنا بڑھاوا دے دیا کہ سیدھا شرک، کفر، وبدعت کے فتوے دے بیٹھے۔ خدارا امت میں فساد ختم کرواور اہل ایمان کو چاہیئے بزرگوں کی کتابیں پڑھے اور سمجھیں انگریزوں کے دور میں پیدا ہوانے والے فتنے کون سے ہیں کون سے فرقے کے عقائد ونظریات بزرگان دین وصحابہ سے ہٹ کر ہیں۔

کتابوں میں جو افضل ہے اسے قرآن کہتے ہیں!

کتابوں میں جو افضل ہے اسے قرآن کہتے ہیں
اتارا ہے اسے جس نے اسے رحمان کہتے ہیں
سجالے اپنے سینے میں جو اس کے تیس پارے
کو زمانے بھر میں اس کو حافظِ قرآن کہتے ہیں

☆☆☆☆☆

اسلام میں ادب وتعظیم کا مقام

تحریر۔ محمد توحید رضا علیمی بنگلور

دین اسلام ایک سچا اور مکمل دین ہے دین اسلام میں ادب و تعظیم کو اہم مقام دیا گیا ہے دین اسلام میں ادب و تعظیم کا مقام بہت ہی بلند و بالا ہے اس دین اسلام میں ہر ایک کے آداب ملحوظ رکھے گئے ہیں

دین اسلام ہی ایک منفرد دین ہے جس میں بچے کی ولادت سے آخری سانس تک کے مکمل مسائل بیان کئے گئے ہیں مثلاً بچے کی صحیح پرورش عمدہ تعلیم جس سے اللہ تعالیٰ و رسولِ پاک ﷺ کی صحیح معرفت حاصل ہو اور جس سے حلال و حرام کی تمیز پیدا ہو سکے اور بڑے چھوٹوں کے آداب اور رشتہ داروں کے آداب وشادی بیاہ کے مسائل وغیرہا شامل ہیں اور دین اسلام میں صبح قیامت اور بعد قیامت تک ہونے والے تمام واقعات سے امت مسلمہ کو باخبر کیا گیا ہے اس اسلام کو اللہ تعالیٰ نے دین کہا ہے اور اس دین اسلام کو اللہ پاک نے پسند کیا ہے قرآن مقدس پارہ تین سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۹ میں اللہ پاک نے فرمایا۔ بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔ اگرچہ ہر نبی کا دین اسلام ہی تھا لیکن اب اسلام سے مراد صرف وہ دین ہے جسے نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفی ﷺ لے کر آئے ہیں اور دین اسلام ہی وہ آخری دین ہے جو قیامت تک باقی رہے گا اور جسے اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے لئے حتمی فیصلہ کن اور کامل دین قرار دیا ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے۔ قرآن مقدس پارہ ۶ سورہ مائدہ آیت ۳ میں اللہ پاک نے فرمایا۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ اسی دین اسلام میں شعائر اللہ کے ادب اور تعظیم کا حکم موجود ہے چنانچہ اللہ پاک نے قرآن پاک پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت نمبر ۳۲ میں فرمایا۔ اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔ اور پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵۸ میں اللہ پاک نے فرمایا۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں۔

تفسیر خزائن العرفان میں ہے کہ شعائر اللہ۔ سے دین کے اَعلام یعنی نشانیاں مراد ہیں خواں وہ مکانات ہوں جیسے کعبہ، عرفات، مُزدلفہ، جمار ثلٰثہ، صفا، مروہ، منیٰ، مساجد، یا اَزمِنہ جیسے رمضان، اشہرِ حرام، عیدِ فطر و اَضحیٰ، جمعہ، ایام تشریق، یا دوسرے علامات جیسے اذان اقامت نماز باجماعت نماز جمعہ نمازِ عیدین ختنہ یہ سب شعائرِ دین ہیں

حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص آقائے کریم مصطفی رحیم ﷺ کی خدمت عالیہ میں عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ آپ کے نزدیک ادب و تعظیم کا کیا درجہ ہے؟ تو محبوب خدا محمد مصطفی ﷺ نے فرمایا الاسلام کلہ ادب یعنی اسلام مکمل ادب ہے ہمارے اسلام میں بے ادبی کی کہیں گنجائش نہیں ہے۔ ہر چیز کی تعظیم اس کے مناسب کی جائے گی

ہر چیز کی تعظیم اس کے مناسب کی جائے گی جیسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا ادب اور تعظیم یہ ہے کہ ان کے حکم پر عمل کیا جائے اور ان کی نافرمانی سے باز رہا جائے وغیرہ

کعبہ معظّمہ کا ادب یہ ہے کہ اس کی طرف پاؤں نہ کیا جائے اور منہ اور پشت کر کے پاخانہ یا پیشاب نہ کیا جائے وغیرہ

مسجد کا ادب یہ ہے کہ ناپاکی کی حالت میں اس میں داخل نہ ہو اور اس میں دنیاوی گفتگو نہ کرے وغیرہ

ماہ رمضان کا ادب یہ ہے کہ اس مہینے میں روزہ اور تلاوت قرآن کا پابند رہے اور اگر معذور ہو جس کو شریعت معذور مانے وہ روزہ بھی نہ رکھے تب بھی سب کے سامنے نہ کھائے نہ پئے وغیرہ

قرآن کریم کا ادب یہ ہے کہ خاموشی سے سنے اور باادب اس کی تلاوت کرے اللہ پاک نے پارہ ۹ سورہ الاعراف آیت نمبر ۲۰۴ میں فرمایا۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

اسلام نے راستوں کے بھی آداب بیان کئے ہیں صحیح بخاری شریف میں یہ حدیث موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (صحابہ کرام) سے ارشاد فرمایا۔ راستوں میں بیٹھنے سے بچو انہوں نے عرض کی (بسا اوقات) ہمیں بات چیت کرنے کے لئے بیٹھنا پڑھ جاتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر بیٹھنا ہی ہے تو پھر راستے کا حق ادا کرو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ راستے کا حق کیا ہے فرمایا نگاہیں نیچی رکھنا تکلیف دہ چیز کو ہٹانا سلام کا جواب دینا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا وغیرہ

اور اسلام میں رشتہ داروں کے حقوق موجود ہیں بیمار ہو تو بیمار پرسی کی جائے بھوکوں کو کھالایا جائے، پیاسوں کی پیاس بجھائی جائے اور ماں باپ کا ادب کیا جائے اللہ پاک نے پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۳ میں فرمایا۔ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تمہارے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائے تو ان کو اُف تک نہ کہو اور انہیں نہ جھڑکو اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھاؤ الیٰ آخر....

اور بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کا طریقہ اور دعا موجود ہے اور اسی مذہب اسلام میں کاروبار کا صحیح طریقہ بیان کیا گیا ہے تاکہ حضرت انسان حلال روزی حلال مال حاصل کرے اور مالِ حرام سے اپنے آپ کو اہل خانہ کو اہل وعیال کو بچائے شریعت نے نظروں کی حفاظت اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم دیا ہے از روئے اسلام شادی بیاہ کے مسائل اور آداب زندگی بیان کئے گئے ہیں

اور شفا شریف کی اس حدیث شریف میں ہے کہ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ترجمہ۔ میں آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور صحابہ آس پاس بیٹھے ہوئے تھے ایسے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں خدارا محمد مصطفی ﷺ کا مقام سمجھنا ہے اور بارگاہ مصطفی ﷺ کا ادب احترام سیکھنا ہے تو صحابہ کرام سے سیکھئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ادب کا یہ عالم تھا کہ آپ نماز پڑھا رہے تھے کہ درمیان نماز رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ادب کی وجہ سے مصلیٰ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے یہ صحیح بخاری جلد اول میں حدیثِ رسول ﷺ موجود ہے

شفا شریف میں حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا ادب نقل کیا گیا ہے کہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ چالیس سال تک مدینہ طیبہ میں رہے مگر کبھی بھی پاخانہ اور پیشاب نہیں کیا اور نا ہی اپنے پاؤں میں چپل پہنے (شفا شریف)

اور جب حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کے پاس جب محبوب خدا رسول اللہ ﷺ کا ذکر شریف کیا جاتا تو ان کے چہرے کا رنگ بدل جاتا اور جھک جاتے ادب و تعظیم کی وجہ سے یہاں تک کہ کچھ لوگوں پر گراں گزرا تو حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ترجمہ۔ جو رسول اللہ ﷺ کی عظمت کا مقام میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو ہرگز انکار نہ کرتے وہ جو مجھ پر تم دیکھتے ہو (شفا شریف جلد دوم)

شفا شریف میں حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا اور حدیث بیان فرمارہے تھے کہ آپ کو بچھو نے سولہ یا سترہ مرتبہ کاٹا آپ کے چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا مگر آپ نے حدیث بیان کرنے کو قطع نہ کیا اور جب حدیث شریف بیان کر چکے تو میں نے حال معلوم کیا تو فرمایا کہ آج میرے حدیث بیان کرنے میں بچھو نے سولہ یا سترہ مرتبہ کاٹا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی عظمت اور ادب کے باعث صبر کے ساتھ حدیث بیان کرتا رہا۔

جس کو جو ملا ہے ادب سے ملا ہے:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کے ادب نے چمکایا تابعین علیم الرضوان کو صحابہ کرام کے ادب نے چمکایا اور حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ادب ہی سے آدمی سنورتا ہے

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

جنت والوں کا اعزاز

آنکھوں کو نور اور دل کو سرور ملتا ہے قرآن پڑھنے سے ربِّ غفور ملتا ہے یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا (۸۵)

ترجمۂ کنز العرفان: یاد کرو جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف مہمان بنا کر لے جائیں گے۔ تفسیر صراط الجنان {یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ: یاد کرو جس دن ہم پرہیز گاروں کو لے جائیں گے۔} ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! ﷺ آپ اپنی قوم کو ترغیب دینے اور ڈرانے کے طور پر وہ دن یاد دلائیں جس دن ہم پرہیز گاروں اور اطاعت شِعاروں کو ان کے اس رب کی بارگاہ میں مہمان بنا کر جمع کریں گے جو اپنی وسیع رحمت کے ساتھ انہیں ڈھانپے ہوئے ہے۔ (روح البیان، مریم، تحت الآیۃ: ۸۵، ۵/۳۵۶)

اہلِ جنت کے اِعزاز و اِکرام سے متعلق ۴/روایات: اس آیت میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پرہیز گار اور اطاعت گزار بندوں کے اعزاز و اکرام کا ذکر ہوا اور قبروں سے اٹھ کر میدانِ محشر میں جانے، وہاں ٹھہرنے، پھر وہاں سے جنت میں جانے کے عرصہ کے دوران ان کے اعزاز و اکرام کا ذکر کثیر اَحادیث میں بھی کیا گیا ہے ان میں سے ۴/روایات درج ذیل ہیں۔

(۱)......حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! پرہیز گاروں کو ان کے قدموں پر نہیں لایا جائے گا اور نہ ہی انہیں ہانک کر لایا جائے گا بلکہ انہیں جنت کی اونٹنیوں پر لایا جائے گا جن کی مثل مخلوق نے دیکھی ہی نہ ہوگی، ان کے کجاوے سونے کے ہوں گے اور ان کی مہاریں زبرجد کی ہوں گی۔ پرہیز گار ان پر بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ وہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ (البعث لابن ابی داوٗد، ص ۵۲، الحدیث: ۵۶)

(۲)......حضرت ابوسعید رَضِیَ اللہ تعالی عَنْہُ فرماتے ہیں: پرہیز گاروں کو ان اونٹنیوں پر سوار کر کے لایا جائے گا جن کے کجاوے زمرد اور یاقوت کے ہوں گے اور جو رنگ وہ چاہیں گے اسی کے ہوں گے۔ (درمنثور، مریم، تحت الآیۃ: ۸۵، ۵/۵۳۸)

(۳)......حضرت ربیع رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جب پرہیز گار لوگ اپنے رب عَزَّ وَجَلَّ کے حضور حاضر ہوں گے تو ان کی عزت کی جائیگی، انہیں نعمتیں بخشی جائیں گی، انہیں سلام پیش کیا جائے گا اور ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (درمنثور، مریم، تحت الآیۃ: ۸۵، ۵/۵۳۸)

(۴)......جامع البیان میں ہے کہ مومن جب قبر سے نکلے گا تو ایک حسین اور خوشبودار صورت اس کا استقبال کریگی اور مومن سے کہے گی کہ کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ مومن کہے گا نہیں، بے شک! اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے تجھے بہت پاکیزہ خوشبودی اور تیری بہت حسین صورت بنائی۔ وہ صورت کہے گی تو بھی دنیا میں اسی طرح تھا، میں تیرا نیک عمل ہوں

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی

جلد نمبر 28 شمارہ نمبر 08

پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبدالکریم

بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲/ڈونٹاڈ اسٹریٹ ممبئی ۹ سے شائع کیا۔

سالانہ ممبرشپ
۲۰۰/روپئے

مالک: عبدالغفار رضوی

ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے

ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کر رہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں ومضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔

سالانہ فیس 200 روپے

پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئ۔ ۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

کلام نوریؔ میں عقیدۂ ختم نبوت کی ضیاباریاں

از: غلام مصطفیٰ رضوی

مالیگاؤں: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ ''محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔'' (سورۂ احزاب: ۳۳/۴۰، ترجمہ: کنزالایمان) حضور سید عالم ﷺ کا آخری نبی ہونا یعنی خاتم الانبیاء ہونا اجماعی عقیدہ ہے، اور آفتاب نیم روز کی طرح روشن و ظاہر۔ انبیاے کرام علیہم السلام نے بشارتیں دیں اور نوید بھی کہ نبی آخرالزماں آتے ہیں۔

چنانچہ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور ۱۹۳۱ء کی شائع کردہ یوحنا کی انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے مرقوم ہے: ''لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیوں کہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔''

صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی (م ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء) فرماتے ہیں: ''اس میں حضور کی بشارت کے ساتھ اس کا بھی صاف اظہار ہے کہ حضور خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کا ظہور جب ہی ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لے جائیں۔ اس کی تیرہویں آیت ہے: ''لیکن جب وہ یعنی سچائی کی روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمھیں آئندہ کی خبریں دے گا۔'' اس آیت میں بتایا گیا کہ سید عالم ﷺ کی آمد پر دین الٰہی کی تکمیل ہوجائے گی اور آپ سچائی کی راہ یعنی دین حق کو مکمل کردیں گے۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔'' (خزائن العرفان، مشمولہ کنزالایمان، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

عقیدۂ ختم نبوت پر جب بھی شب خون مارنے کی کوشش ہوئی۔ علماے اُمت، محدثین اور فقہاے کرام نے کسی بھی فتنے کا منہ توڑ جواب دیا۔ ابتدا میں ہی بعض جھوٹے دعوے دار نمودار ہوئے جنھیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور صحابۂ کرام نے کیفرکردار تک پہنچایا۔

عہدِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا (۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء-۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) بڑا ہی پر آشوب تھا۔ بھانت بھانت کی بولیاں بولی جارہی تھیں۔ نت نئے فتنے جنم لے چکے تھے۔ اسلامی عقائد و افکار کو متزلزل کرنے کے لیے مذہبی، تعلیمی، سائنسی، سیاسی، اقتصادی اور نظریاتی حملے وارد تھے۔ ان دینی فتنوں میں سب سے خطرناک فتنہ ''فتنۂ دیوبند'' تھا۔ عناصرِ دیوبند، اہانتِ رسالت کا ارتکاب کرکے ایک عظیم فتنے کے لیے راہ استوار کرچکے تھے حتیٰ کہ جماعت دیوبند کے سرخیل مولوی قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب ''تحذیر الناس'' میں حضور سید عالم ﷺ کے بعد بھی کسی اور نبی کا پیدا ہونا ممکن مان لیا تھا۔ اس طرح دیوبندی کی اس تھیوری پر چل کر قصبہ قادیان ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب سے مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۰ء میں دعویِ نبوت کیا، جس کی پشت پناہی حکومتِ برطانیہ نے کی اور ہنوز قادیانیت کے استحکام کے لیے انھیں مواصلاتی قوت اور سٹیلائٹ ٹکنالوجی کی سہولت دے دی گئی ہے۔ دنیا کے ان خطوں میں جہاں مسلمانوں پر ہر طرح کے جور و ستم روا رکھے گئے ہیں، قادیانیوں کو تبلیغ کی کھلی آزادی حاصل ہے۔ حتیٰ کہ یہاں کے صاحبانِ اقتدار بھی مسلم دُشمنی میں قادیانیت کی کھلی پشت پناہی کررہے ہیں۔

اس فتنہ کے سد باب میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی نے تین رسائل تصنیف فرمائے نیز ختم نبوت کی تشریح میں دو کتابیں لکھیں۔ جب کہ ''فتاویٰ رضویہ'' میں کثیر صفحات انھیں عناوین پر موجود ہیں۔ یوں ہی فتاویٰ حسام الحرمین میں نوپید فرقوں بشمول فرقۂ قادیانی پر حکم شرع نافذ کیا گیا ہے۔ اور ان کے کفر پر علماے حرمین نے تصدیقات ثبت کی ہیں۔ امام احمد رضا کے تلامذہ، خلفا اور دونوں فرزندانِ گرامی حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان قادری (م ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء) اور حضور مفتی اعظم مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا نوریؔ نے بھی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اور فتنۂ قادیانیت کے سدِ باب کے لیے تحریری و تصنیفی خدمات انجام دیں۔ اس مضمون میں اپنے موضوع کی رو سے حضور مفتی اعظم مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا نوریؔ علیہ الرحمۃ والرضوان کی نعتیہ شاعری میں عقیدۂ ختم نبوت کے بیان میں جو مضامین نظم ہوئے ہیں ان کا اجمالی جائزہ لیں گے۔ نعت کا موضوع بڑا وسیع ہے۔ اربابِ ادب کے نزدیک حضور ﷺ کے شمائل و خصائل، سیرت و شمائل کے مقدس اذکار نیز جمال جہاں آرا کی ضیاباریوں کے احوال پر نظم ہو یا نثر وہ نعت ہی ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کا آخری نبی ہونا آپ کے فضائل سے ہے لہٰذا اس کے منکر کا احتساب یا تردید بھی نعت کے موضوعات میں ضرور شامل ہے۔

حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ کے نعتیہ مجموعہ ''سامانِ بخشش ۱۳۵۴ھ'' میں نادر تشبیہات، دلچسپ استعارات، صنعات، عروضی خوبیوں نیز فنی خصوصیات کا استعمال بجا طور پر موجود ہے، تاہم یہاں عقیدۂ ختم نبوت کے مضامین پر گفتگو مقصود ہے۔ ذیل کے اشعار دیکھیں جن میں اس عقیدے کی جلوہ گری بھی ہے اور اسلوب کی دل کشی بھی ؎

تم ہو فتح باب نبوت
تم سے ختم دورِ رسالت
ان کی پچھلی فضیلت والے
صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی، اللہ صلی اللہ
موج اول بحر رحمت
جوش آخر بحر رأفت
فیض وجود و سخاوت والے
صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی، اللہ صلی اللہ

تم ہو اول تم ہو آخر، تم ہو باطن تم ہو ظاہر
حق نے بخشے ہیں یہ اسما صلی اللہ علیک وسلم
تمھیں سے فتح فرمائی تمھیں پر ختم فرمائی
رسل کی ابتدا تم ہو، نبی کی انتہا تم ہو
تمھیں باطن تمھیں ظاہر تمھیں اول تمھیں آخر
نہاں بھی ہو عیاں بھی مبتدا و منتہا تم ہو
تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن
نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیاء تم ہو

ان اشعار میں کھلے لفظوں خاتمیتِ سرورِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر عقیدے کی پختگی کا اظہار موجود ہے۔ اور اس صفت خاتمیت کے بیان میں فتح باب نبوت، ختم دورِ رسالت، موجِ اول جوش آخر، بحر رحمت، بحر رأفت، اول و آخر، رسل کی ابتدا و انتہا، ختم الانبیاء جیسی اصطلاحات برتی گئی ہیں۔ ان کے توسط سے ختم نبوت کا مبارک مضمون دل آویز انداز میں باندھا گیا ہے۔

حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ کے حمدیہ کلام ''اذکار توحید ذات، اسما و صفات و بعض عقائد'' میں عقیدۂ ختم نبوت کے جلوے آشکار ہوئے ہیں۔ دو بند ملاحظہ فرمائیں ؎

اپنے مظہر اول کو اپنے حبیب اجمل کو
پہلے نبی افضل کو پچھلے مرسل اکمل کو
لا الہ الا اللہ آمنا برسول اللہ ﷺ
موج اول بحر قدموج آخر بحر کرم
سب سے اعلیٰ اور اعظم سب سے اولیٰ اور اکرم
لا الہ الا اللہ آمنا برسول اللہ ﷺ

بعض اشعار میں اشارۃً اور کنایۃً فضائل و شمائل نبوی کے ساتھ ساتھ ختم نبوت کا مضمون بھی نظم ہوا ہے، ان اشعار کا مطالعہ فرمائیں ؎

نور علم و حکمت والے نافذ جاری حکومت والے
رب کی اعلیٰ خلافت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

سارے رسولوں سے تم برتر، تم سارے نبیوں کے سرور
سب سے بہتر اُمت والے صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

جتنے سلاطیں پہلے آئے سکّے ان کے ہو گئے کھوٹے
جاری رہے گا سکہ تیرا صلی اللہ علیک وسلم

پہلے بند میں یہ اشارہ ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کی نبوت تا قیامت جاری رہے گی۔ ''ختم نبوت'' کے اعزاز کو ''رب کی اعلیٰ خلافت'' سے یاد کیا گیا ہے۔ دوسرے بند میں حضور سید عالم ﷺ کی سروری کا ذکر ہے، نیز یہ بیان بھی نظم ہوا ہے کہ ہمارے آقا ﷺ سب سے بہتر اُمت والے ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں۔ حدیث پاک میں پانچویں خصوصیت یہ بیان ہوئی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کو تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔ (خزائن العرفان: مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی)

اس میں ہمہ گیری و آفاقیت کا اظہار ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کی اکملیت و خاتمیت کے پیش نظر اُمت کو بھی بہتر اُمت قرار دیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ کے تحت تفسیر ضیاء القرآن میں درج ہے: ''اگرچہ پہلی اُمتیں بھی امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور ایمان باللہ سے مشرف تھیں۔ لیکن جو شان تمہارے امر بالمعروف کی ہے جو جلال تمہارے نہی عن المنکر میں ہے اور جو گہرائی، گیرائی اور کمال تمہارے ایمان باللہ میں ہے وہ تم سے پہلے کسی اُمت کو نصیب نہیں ہوا۔'' (ضیاء القرآن، جلد اول، ص ۲۶۳، مطبوعہ دہلی)

المختصر اس اُمت کی فضیلت بھی حضور سید عالم ﷺ کی خاتمیت کا فیضان ہے لہٰذا شعر مذکور میں خاتمیت سید عالم ﷺ کی طرف اشارہ ہے۔

آخری شعر کے مصرعۂ ثانی میں ''سکہ جاری رہنا'' محاورہ ہے، جس کے معنی ہیں حکم چلنا/نقش جمنا۔ لاریب! ہمارے آقا حضور سید عالم ﷺ نبوت کے سلسلے کا نقش آخر ہیں۔ اور آپ کی ملک میں سارا عالم ہے لہٰذا آپ کا سکہ پوری کائنات پر مرتسم ہے۔ آپ کے ہوتے کسی کا سکہ جاری ہونا ممکن ہی نہیں، محال ہے۔

مزید چند اشعار مطالعہ کریں اور بابِ ختم المرسلین ﷺ کے ذکرِ جمیل سے دل و دماغ کو مہکائیں اور فکر کو طراوت بخشیں ؎

یوں ہی ہیں ماہ رسالت بھی سب نبیوں میں
کرور آنکھوں نہیں بے شمار آنکھوں میں

خدا کی سلطنت کا دوجہاں میں کون دولھا ہے
تم ہی تم ہو، تم ہی تم ہو، یہاں تم ہو وہاں تم ہو
نبیوں میں ہو ایسے نبی الانبیاء تم ہو
حَسینوں میں تم ایسے ہو کہ محبوبِ خدا تم ہو
جو سب سے پچھلا ہو پھر اس کا پچھلا ہو نہیں سکتا
کہ وہ پچھلا نہیں اگلا ہوا اس سے ورا تم ہو
تو شمع رسالت ہے عالم ترا پروانہ
تو ماہِ نبوت ہے اے جلوۂ جانانہ
انبیا کو رسائی ملی تم تک
بس تمہاری خدا تک رسائی ہے
شب معراج سے اے سید کل ہوگیا ظاہر
رسل ہیں مقتدی سارے، امام الانبیاء تم ہو
نہ ہوتے تم نہ ہوتے وہ کہ اصل جملہ تم ہی ہو
خبر تھے وہ تمہاری میرے مولیٰ مبتدا تم ہو

پہلے شعر میں ''ماہِ رسالت'' کہہ کر تمام انبیا میں آپ کی افضلیت و علوے مرتبت کا روشن بیان ہے۔ دوسرے شعر میں یہ مضمون باندھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سلطنت کے دولہا رسول اللہ ﷺ ہیں۔ مالک کونین ہیں۔ مالکِ دوجہاں ہیں۔ یہاں بھی، وہاں بھی، بلکہ ان کی شان ایسی بلند و ارفع ہے کہ ''مختارِ کل'' ہیں۔ تاج الشریعہ فرماتے ہیں ؎

جہاں بانی عطا کردیں بھری جنت ہبہ کردیں
نبی مختارِ کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کردیں

تیسرے شعر میں دو باتیں ذکر ہوئی ہیں:
(۱) حضور ﷺ کو نبیوں کا نبی یعنی ''نبی الانبیاء'' کہہ کر ''خاتم الانبیاء'' کہا گیا ہے۔
(۲) حسنِ بے داغ کے حوالے سے مقامِ محبوبیت کا بیان ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؎

مہ بے داغ کے صدقے جاؤں
یوں دَمکتے ہیں دَمکنے والے

چوتھے اور پانچویں شعر میں جو مضمون صفحۂ قرطاس پر سجایا گیا ہے اس میں حضور سید عالم ﷺ کے مقام کو تمام انبیا سے ورا کہا گیا ہے۔ شانِ اولیت کا بھی ذکرِ جمیل ہے اور ''ماہِ نبوت'' اور ''شمعِ رسالت'' سے معنون کیا گیا ہے۔ اور یہ کہ انبیا کی بارگاہِ الٰہی عزوجل تک رسائی کا ذریعہ اور واسطہ حضور ﷺ ہیں۔ چھٹے، ساتویں اور آٹھویں شعر میں واقعۂ معراج کے فلسفے پر روشنی پڑتی ہے کہ ہمارے آقا ﷺ نے مسجد اقصیٰ میں تمام انبیا کی امامت فرمائی اور ''امام الانبیاء'' ٹھہرے، تمام انبیاے کرام مقتدی، تو کھل گیا کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور یہ فضیلت تمام انبیا کی امامت سے ہی ظاہر ہوجاتی ہے، اور یہ کہ ہمارے آقا ﷺ باعثِ تخلیق کونین ہیں۔ تمام انبیاے کرام نے اپنی اپنی اُمت کو خبر دی کہ آخری نبی آتے ہیں اور آپ کا ظہور آخر میں ہوا۔ حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ کیا دل لگتی بات کہہ گئے ؎

رُسل انھیں کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں
انھیں کے آنے کی خوشیاں منانے آئے ہیں

ختم نبوت کا زریں تاج حضور ﷺ کے سرِ اقدس ہی سجتا ہے، اور تمام انبیاے کرام کی نبوت فیض ہے، حضور ﷺ کی ذات بابرکت کا، نیز اس میں حضور ﷺ کی شانِ اولیت کا بھی ذکر ہے۔ حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ کے کلام میں عقیدۂ ختم نبوت کے پیش نظر مختلف جہات سے مضامین نظم ہوئے ہیں۔ راقم نے صرف اجمالی جائزہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اور ذہن پر نقش ہونے والے بعض خاکے قرطاس پر ثبت کیے ہیں۔ ضرورت ہے کہ حضور مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفیٰ رضا نوریؔ کے کلام کا ادبی و فنی خصوصیات کے ساتھ ہی اسلامی عقائد کے آئینے میں تجزیہ پیش کیا جائے۔ اشعار نوریؔ میں عقائد حقہ کے منور و معتبر تذکرے حق شناسی کا جوہر عطا کرتے ہیں۔ کلامِ نوریؔ میں ''عقیدۂ ختم نبوت'' کی انفرادیت، افضلیت و اہمیت خوب ظاہر ہوتی ہے۔ اس باب میں نوع بہ نوع مضامین موجود ہیں۔ سیرتِ پاک کے ہمہ جہت پہلو بڑے عمدہ انداز میں نظم ہوئے ہیں جن پر پھر کبھی خامہ فرسائی کی جائے گی۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

کہنے والے نے کہا کہ "محرم الحرام میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ذکر کرنا سازش ہے؛ کہ اس طرح ذکرِ اہلبیت کرام علیہم الرضوان کم ہوگا اور لوگوں کے دلوں سے ان کی محبت کم ہوجائے گی۔

"الجواب" میرے آقا اعلی حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ المنان اس طرح ہے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ذکر فضائل شریف حضرت سیدنا امام حسین ریحانہ رسول للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بروجہ جائز روایات صحیحہ معتمدہ معتبرہ سے ضرور نور علی نور ہے مگر صرف اسی پر اقتصار اور ذکر خلفاء کرام رضی للہ تعالیٰ عنہم سے دامن کشی خصوصاً لکھنؤ جیسے محل حاجت میں کہ کوفہ ہند ہے ضرور قابل اعتراض و احتراز ہے ((الی ان قال))

کتاب العیون پھر شرح نقایہ علامہ قہستانی اواخر کتاب الکراھیۃ میں ہے: "لو اراد ذکر مقتل الحسین ینبغی ان یذکر اولا مقتل سائر الصحابۃ لئلا یشابہ الروافض "مفھوم: اگر کوئی واعظ شہادت حسین رضی اللہ عنہ کو بیان کرنا چاہے تو اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ پہلے باقی صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم اجمعین) کی شہادت کے واقعات لوگوں کو سنائے تاکہ روافض سے مشابہت نہ ہو کیونکہ وہ صرف شہادت حسین رضی اللہ عنہ پر اکتفا کرتے جبکہ اہل سنت صحابہ اور اہلبیت دونوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ (جامع الرموز شرح النقایۃ للقہستانی کتاب الکراھیۃ مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۳/ ۳۲۳)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی للہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: "اذا ذکر الصالحون فحیھلا بعمر "جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر فاروق (رضی للہ عنہ) کا تذکرہ کرو۔ (مسند امام احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۶ / ۱۴۸) اور ذکر شہادت میں حضرت ابوبکر و عمر و عثمان اولادِ امیر المومنین علی کرم للہ تعالیٰ وجہہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) کا ذکر اس لئے ترک کرنا کہ ان کے اسماء حضرات عالیہ خلفائے ثلاثہ رضی للہ عنہم کے نام پاک ہیں، صریح رفض واوہام زمانہ روافض خذلھم للہ کا اتباع ہے کہ مسمی کے باعث اسم سے عداوت ہاتھ باندھ لیتے ہیں اگرچہ وہ نام کسی محبوب کا ہو قاتلھم اللہ انّٰی یؤفکون۔ (اللہ تعالیٰ انہیں مارے کہ وہ کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ت) (القرآن ۹/ ۳۰) (فتاوی رضویہ ملتقطا جلد ۲۳ صفحہ ۷۳۱ تا ۷۳۴)

مذکورہ بالا مختصر ترین فتویٰ کی عبارت سے معلوم ہوا کہ محرم الحرام میں اہلبیت کرام علیہم الرضوان کے ذکر کے ساتھ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ذکر کرنا اہلسنت ہونے کی نشانی ہے۔ کیونکہ شیعہ فقط ذکرِ اہلبیت پر اکتفا کرتے ہیں اگرچہ وہ غلط نہیں تو مکمل درست بھی نہیں۔ اور کہنے والے کا کہنا کہ "ذکرِ صحابہ سے اہلبیت کی محبت کم ہوگی" تو جناب کا یہ کہنا کسی طور درست نہیں؛ کیونکہ جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہوگی اسے ان کے اہلبیت سے بھی محبت ہوگی، یونہی جسے حضور ﷺ سے محبت ہوگی اسے صحابہ سے بھی محبت ہوگی کیونکہ "صحابہ ستاروں کی مانند اور اہلبیت کشتیِ نوح کی مانند ہیں" اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ جب تک ان دونوں سے محبت نہیں ہوگی کسی طور درست راہ نہیں مل سکتی۔ ثابت ہوا کہنے والے کا قول باطل ہے۔ اللہ کریم منکرین کو ہدایت دے اور تفریق و تفرقہ سے ہماری حفاظت فرمائے آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

جو اچھا نمازی نہیں وہ اچھا شہری نہیں

ایک شخص امام اعظم ابوحنیفہ کی بارگاہ میں آیا اور عرض گزار ہوا حضور میں نے ایک جگہ اپنا خزانہ دفن کیا تھا مگر اب بھول گیا ہوں کیا کروں کہ یاد آجائے؟ امام اعظم نے فرمایا یہ فقہی مسئلہ تو نہیں ہے مگر تم جاؤ اور ساری رات نماز پڑھو! وہ بندہ گیا اور دوسرے دن آکر کہنے لگا حضور کمال ہی ہوگیا ابھی تھوڑی دیر ہی نماز پڑھی تھی کہ مجھے وہ جگہ یاد آگئی! ہماری نمازوں کا یہی کچھ حال ہے کہ شیطان نماز میں وہ وہ باتیں یاد کروا دیتا ہے جو بھول کر بھی یاد نہ آتی ہوں! جب نمازوں میں ہر طرح کا خیال آتا ہے تو نماز کامل کیسے ہوگی؟ نماز کامل نہ ہوئی تو برائی سے کیسے روکے گی؟ نام کے نمازی ہونے سے معاشرہ اچھا نہیں ہوگا حقیقی نمازی ہی معاشرے کا بہترین فرد ہوسکتا ہے! آپ نمازی اچھے نہیں تو معاشرے کے اچھے فرد بھی نہیں ہیں!

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN MUSLIM TIMES WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 28 ISSUE NO: 08 DATE: 14 July to 20 August 2023 Rs 5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

میٹھے بول کے فوائد اور تلخ کلامی کے نقصانات

تحریر: محمد توحید رضا

معاشرے میں بڑھتی نفرتوں اور عداوتوں کے درمیان ہم اور آپ بقیہ زندگی کے ایام گزار رہے ہیں سب انسان محبت امن و امان و عافیت وسلامتی چین وسکون والی زندگی گذارنا چاہتے ہیں!

سوائے انسانیت دشمن کے

تلخ کلامی وبیجودہ وآوارہ گفتگو کی وجہ سے عوام وخواص کے قلوب پر خراش پڑھتی ہے خاندانوں میں عداوتیں پروان چڑھتی ہیں کبھی کبھی تلخ کلامی کی وجہ سے قتل وغارت گری کا بھی قوی اندیشہ رہتا ہے! تو ایسے معاشرے میں قرآن وحدیث پر عمل کرتے ہوئے ہم میٹھے بول اچھی گفتگو شیریں کلامی سے آپس میں گفتگو کریں تو قرآن وحدیث پر عمل کرنے کا ثواب بھی ملے گا اور ساتھ ہی ساتھ لوگوں کے دلوں میں محبت بھی پیدا کردی جاتی ہے!

میٹھے بول کی برکتیں

میٹھے بول صفحہ دل پر نقش ہوتے ہیں۔ میٹھے بول اپنے اندر تاثیر رکھتے ہیں۔ میٹھے بول سامعین پر کچھ اثر چھوڑتے ہیں۔ میٹھے بول سے حضرت انسان عزت بھی پاتے ہیں۔ میٹھے بول اور مضبوط دلائل سے نفرت کا خاتمہ ممکن ہے اللہ پاک نے ہمیں اپنی آواز کو پست کرنے کا حکم دیا ہے! قرآن پاک پارہ ۲۱ / سورۃ لقمان آیت نمبر ۱۹ / میں اللہ رب العزت فرماتا ہے وَ اقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ترجمہ کنز الایمان اور میانہ چال چل اور اپنی آواز کچھ پست کر۔ زمین پر اِترا کر تکبر وغرور وگھمنڈ سے نہ چلیں بلکہ زمین پر آہستہ قدم رکھیں سورہ بنی اسرائیل پارہ نمبر پندرہ آیت نمبر ۳۷ / یں اللہ پاک نے فرمایا اور زمین پر اِتراتا نہ چل بے شک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچ گا۔ اور اپنی آوازوں کو پست رکھنے کا حکم دیا گیا ہے! اور آگے فرمان خدا ہے بے شک سب آوازوں میں بُری آواز گدھے کی آواز ہے تو پتہ چلا کہ سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی آواز ہے اسی آیت کریمہ کی تفسیر تفسیر خزائن العرفان میں ہے، شور مچانا اور بلند آواز کرنا مکروہ وناپسندیدہ ہے۔ اور اس میں کچھ فضیلت نہیں ہے۔ گدھے کی آواز باوجود بلند ہونے کے مکروہ اور وحشت انگیز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نرم آواز سے کلام کرنا اور سخت آواز سے بولنے کو ناپسند رکھتے تھے! اور صحیح بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ یعنی اچھی اور میٹھی بات بھی ایک صدقہ ہے۔

اچھی گفتگو نجات کا ذریعہ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو جو شخص یہ نہ پائے تو وہ اچھی گفتگو کے ذریعہ جہنم سے نجات حاصل کرے!

واضح گفتگو کرنا حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی سنت ہے سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی بات فرماتے تو اسے تین بار دہراتے تاکہ آپ سے سمجھی جاسکے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ شفیع محشر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو نہایت واضح ہوتی تھی جسے ہر سننے والا سمجھ لیتا تھا!

زبان کی حقیقت

زبان جب بری باتیں کہتی ہیں تو دل سیاہ ہوجاتا ہے اور جب اس سے حق بات نکلتی ہے تو دل روشن ہوجاتا ہے جب جھوٹ نکلتا ہے تو دل اندھا ہوجاتا ہے اور اس آئینہ کی طرح ہوجاتا ہے جس میں چمک نہیں رہتی اسی وجہ سے جھوٹ بولنے والے کا خواب زیادہ تر سچ نہیں ہوتا کیونکہ اس کا دل جھوٹ بولنے کی وجہ سے اندھا ہوگیا ہے اور جو سچ بولنے کے عادی ہیں اس کے خواب سچے ہوتے ہیں زبان کی آفت اور خرابی جھوٹ بولنا گالی دینا فضول باتیں کرنا زبان درازی کرنا ہے!

خاموشی میں نجات ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ من سکت نجاہ۔ جو خاموش رہا اس نے نجات پائی حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اعظم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل بہتر ہے تو حضور انور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دہن مبارک سے زبان اطہر کو باہر نکال کر اس پر انگلی رکھی یعنی خاموشی۔ اللہ عزوجل شانہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو خداوند تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہے اس سے کہہ دو اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے (دوسری) روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی آدم کے اکثر گناہ اس کی زبان میں ہیں شفیع محشر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو ایک بہت ہی آسان عبادت کی خبر دوں وہ زبان کی خاموشی اور نیک عادت ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ عبادتیں دس ہیں ان میں سے نو تو خاموشی میں ہیں اور دسویں عبادت لوگوں سے بچنا اور گریز کرنا ہے (کیمیائے سعادت)

عذاب میں مبتلا

جو زیادہ باتیں کرتا ہے وہ جھوٹ بھی زیادہ بولتا ہے اور دوسروں کی غیبت بھی کرتا ہے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس کا کلام زیادہ ہوگا اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی جس کا مال زیادہ ہوگا اس کے گناہ زیادہ ہوں گے جس کے اخلاق برے ہوں گے وہ عذاب میں مبتلا ہوگا!

زبان کی احتیاط

سیاح لامکاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ چیزیں منافق میں نہیں ہوتی (۱) دین کی سمجھ (۲) زبان کی احتیاط (۳) چہرے پر تبسم (۴) دل کا نور (۵) مسلمانوں سے محبت۔ جب صبح ہوتی ہے تو اعضائے زبان سے کہتے ہیں کہ اے زبان اگر تو اپنے آپ کو محفوظ نہ رکھے گی تو ہم ہلاک ہوجائیں گے! لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ فضول اور بیہودہ باتیں کرکے اپنے نامۂ اعمال کو نہ بھرے بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور درود شریف تلاوت قرآن اور دیگر وظائف سے نامۂ اعمال کو پُر کریں تاکہ کل قیامت میں شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ تو قرآن وحدیث کی روشنی میں پتا چلا کہ ہمیشہ خوش کلامی یعنی اچھی اور میٹھی بات کرنا چاہیئے!

ایمان وتصحیح عقائد کے مطابق مذہبِ اہل سنت و جماعت کے بعد نماز تمام تر فرائض میں نہایت اہم واعظم ہے۔ قرآن مجید واحادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی اہمیت سے مالامال ہیں، جابجا اس کی تاکید قرآنِ مقدس میں آئی ہے اور اس کے تارکین پر اللہ رب العزت نے وعید فرمائی ہے۔

نماز اسلام کے پانچ ستونوں میں سے ایک اہم ستون ہے، نماز بدنی عبادتوں میں سب سے افضل عبادت ہے، مسلم اور کافر کے درمیان فرق پیدا کرنے والی چیز نماز ہے، اسلام کا شعار نماز ہے، یہ شیطان کے چہرے کو سیاہ کرتی ہے، مومن کے لیے باعث فخر ہے، نماز کے وقت اللہ تعالی نمازی ہی کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اللہ تعالی انسان کو سجدہ کرتے وقت ہی سب سے زیادہ پسند کرتا ہے، جب انسان نماز کے لیے تیار ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور نماز کی جانب جتنے قدم بڑھاتا ہے اس کے اتنے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور اتنا ہی ثواب اس کے حق میں لکھ دیا جاتا ہے۔ جنگ میں ہو کوئی چاہے دشمن کی تلوار کے سائے میں یا پھر دشمن کے ڈر سے اپنی جان بچا کر بھاگ رہا ہوں اس وقت بھی نماز کو قضا کی صورت میں ادا کرنا لازم اور فرض ہے، یہ اسلام کا فرمان ہے اور نماز بے شک دارین کی سعادتوں کا ضامن ہے۔

اللہ عزوجل قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: کہ یہ کتاب پرہیزگاروں کو ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان لائے اور نماز قائم رکھتے اور ہم نے جو دیا اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ (پ:۱، سورۃ البقرۃ: آیت ۳)

اور فرماتا ہے: ترجمہ: نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو۔ یعنی مسلمانوں کے ساتھ کہ رکوع ہماری شریعت میں ہے یا تو پھر باجماعت سے نماز ادا کرو۔ (پ:۱، البقرۃ: آیت ۴۳)۔

اور فرماتا ہے: ترجمہ: تمام نمازوں خصوصا بیچ والی نماز (عصر) کی محافظت رکھو اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو (پ:۱، سورۃ البقرۃ: آیت ۲۳۸)

اور فرماتا ہے: ترجمہ: نماز شان ہے مگر خشوع کرنے والوں پر (پ:۱، البقرۃ:۴۵)۔ نماز کا مطلقا ترک تو سخت ہولناک چیز ہے اسے قضا کرکے پڑھنے والوں کے لے فرماتا ہے: ترجمہ: خرابی ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں، وقت گزار کر پڑھنے اٹھتے ہیں (پ:۳۰، سورۃ الماعون، آیت: ۴، ۵)۔

نماز کی اہمیت اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ رب العزت نے سب احکام اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمین پر بھیجے، جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے عرش عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا اور شب اسرا (یعنی معراج کی رات) میں یہ تحفہ دیا۔

اسی طرح اور فرماتا ہے ترجمہ: کہ بے شک نماز مومنوں پر اپنے مقررہ وقت میں ادا کرنا فرض ہے (پ:۴، سورۃ النساء آیت: ۱۰۳)۔ اور فرماتا ہے ترجمہ: کہ نماز قائم کرو اور زکوۃ دو (پ:۱، سورۃ البقرۃ: آیت ۴۳)۔ اور فرماتا ہے۔ ترجمہ: اپنے رب کی اس وقت تک عبادت کر جب تک کہ تیری موت نہ آجائے (پ:۱۴، سورۃ الحجر: آیت ۹۹)۔

اس طریقے سے اللہ تبارک وتعالی نے پورے قرآن میں مختلف مقامات پر مختلف طریقوں سے ۱۸۶ / مرتبہ اپنے بندوں کو نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ نماز تمام برائیوں سے روکتی ہے جیسا کہ قرآن مقدس میں ذکر ہے ترجمہ: کہ بے شک نماز تمام برائیوں اور برے کاموں سے روکتی ہے (پ:۲۰، سورۃ العنکبوت: آیت ۴۵)۔ اللہ تعالی اپنے بندوں کو نماز پر پابندی کرنے کی تلقین اس لئے کر رہا ہے تاکہ اس کے بندے ضلالت وگمراہی کے دلدل میں نہ پھنسیں اور حق کی راہ پر گامزن رہیں، تمام تر اختلافات اور مصیبت سے بچے رہیں۔

اگر آپ قرآن مقدس کی تلاوت کریں گے تو بے شمار آیات آپ کو ایسی ملیں گی جو نماز کی فرضیت پر دلالت کرتی ہیں اور آپ جان لوگے کہ بے شک نماز ہر حال میں فرض ہے اور اس سے بچنے کا کوئی چارہ کار نہیں۔

یقیناً نماز ہر حال میں فرض ہے صاحب! کیونکہ نماز ہی ایک ایسی عبادت ہے جو دنیا میں تو ساتھ دیتی ہی ہے مرجانے کے بعد قبر میں بھی ساتھ دیتی ہے اور کل بروز قیامت آپ کی نماز آپ کے ساتھ ہوگی اور آپ کی شفاعت کرے گی اور کہے گی یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے جو دنیا میں نماز صحیح وقت پر صحیح طریقے سے ادا کیا کرتا تھا اور میری بہت قدر کیا کرتا تھا۔

رسول اکرم سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں نماز کی فضیلت اور اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں: آقائے دوجہاں فخر کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: کہ جس طرح میں نے نماز ادا کی اسی طرح تم بھی ادا کرو۔ دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں: ''جس نے نماز ادا کی اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے نماز کو چھوڑا اس نے دین کو چھوڑا'' (منیۃ المصلی ص:۳۱)۔

بلاشبہ نماز مسلمانوں کی ذمہ داری ہونے کے ساتھ ساتھ عام طور پر اسلام کی سب سے اہم عبادت ہے مگر نئی نسل نماز کے معاملے میں بہت کوتاہی برت رہی ہیں اور نماز سے کوسوں دور نظر آرہی ہے۔ تیسری جگہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ''کہ ہمارے اور ان کے درمیان کا فرق نماز ہے جس نے اس کو چھوڑا وہ کافر ہوگیا (مشکاۃ المصابیح ص ۵۶)۔

اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کو نماز کی طرف رغبت دلاتے ہوئے چوتھی جگہ ارشاد فرماتے ہیں: ترجمہ: کہ پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے جو ان کے درمیان میں کیے جائیں اگر کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔ پانچویں جگہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ''کہ اللہ رب العزت کے نزدیک سب سے زیادہ جو عمل محبوب ہے وہ نماز ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، ص۵۸)۔ چھٹی جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''کہ جس کسی بھی شخص نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں کچھ بھی نہیں بھولا تو اللہ تعالی اس بندے کے پچھلے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، ۵۸)۔ ساتویں جگہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا ''کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ کونسا عمل پسندیدہ ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمام تر عباداتوں میں سب سے افضل عمل اللہ کے نزدیک نماز ہے۔'' (مشکاۃ المصابیح، ص:۶۰)۔

آپ غور کریں کہ اللہ رب العزت نے نماز کو کیوں کر اتنی اہمیت کا حامل بنایا ہے اور کیوں سعادت کی ساری کنجیاں اسی نماز میں پوشیدہ ہیں۔ حبیب کائنات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ''بندے کے کفر اور ایمان کے درمیان جو چیز حائل ہے وہ نماز ہے اگر کسی نے اسے چھوڑ تو دین سے خارج ہوگیا''۔ اور ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے نماز کا اعتبار نہیں کیا تو نماز اس کے لئے نور، روشنی اور نجات نہیں بنے گی بلکہ وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (امام احمد بن حنبل)۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلے کو مانے اور ہمارے ذبیحہ کو کھائے وہ ہماری ہی طرح ہے اور ہمارے حقوق اس کے لیے بھی ہے۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ''ہر چیز کی بنیاد اسلام ہے اسلام کی بنیاد نماز ہے''۔

مِحجن بن ادرعی الاسلامی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نماز کا وقت ہوگیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے چلے گئے واپس آئے تو مِحجن کو ادھر ہی بیٹھا پایا۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اچھا تم نے نماز کیوں نہیں پڑھا؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ یہ سن کر مِحجن نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے گھر سے ہی پڑھ لیا ہے۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم مسجد میں آئے ہو تو لوگوں کے ساتھ ہی نماز پڑھو اگرچہ تم نے گھر سے نماز پڑھ لیا (احمد بن حنبل، نسائی)۔

میں نے یہاں بہت سی احادیث اور قرآنی آیات کو پیش کیا ہے تاکہ آپ تمام حضرات نماز کی اہمیت اور افادیت کو جان سکیں اور صحیح معنوں میں نماز کو ادا کرسکیں کیونکہ نماز ہی سے آپ کی دنیا سنورے گی، قبر کی اندھیری رات میں نماز ہی کام آئے گی اور روز محشر نماز ہی آپ کی شفاعت کرے گی اور آپ کے حق میں گواہی دے گی کہ اے اللہ اس شخص کو معاف کردے یہ مجھے پابندی کے ساتھ پڑھا کرتا تھا۔ مگر مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے کہ آج ہم اس دور جدید میں نماز کو بھلا بیٹھے ہیں، نماز پڑھنے میں کوتاہی برت رہے ہیں اور چھوڑنے کے عادی اس طرح بن چکے ہیں گویا نماز فرض ہی نہیں معاذ اللہ! اللہ ہمیں ہدایت دے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی دنیاوی اور اخروی زندگی کامیابی کے ساتھ ہم کنار ہو اور آپ یہاں بھی سعادت مندوں کی فہرست میں شمار ہو اور وہاں بھی سعادت مندوں کی فہرست میں آپ کا شمار ہو تو آپ نماز کو اپنی زندگی کا جزو لاینفک بنالو یقیناً نماز ہر مشکل حالات میں آپ کے ساتھ کھڑی رہے گی اور کامیابی قدموں کے نیچے ہوگی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: کہ بے شک نماز جنت کی کنجی ہے۔ بس آپ اس حدیث سے ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جو شخص بھی اس فانی دنیا میں نماز کی پابندی کرے گا اور صحیح طریقے سے نماز پڑھے گا تو بے شک نماز اس کے حق میں جنت کی کنجی ہے اور دوجہاں میں وہ شخص کامیاب ہوجائے گا اور کبھی بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوگا۔

آپ کو یہ بتاتے ہوئے بہت خوشی محسوس ہورہی ہے کہ بحمد للہ میں جامعہ دار الہدیٰ اسلامیہ میں زیر تعلیم ہوں اور یہیں علم کی تشنگی بجھا رہا ہوں۔ یہ جامعہ بحسن خوبی اپنے طلبہ کو مختلف علوم وفنون سے آراستہ وپیراستہ کررہا ہے۔ یہ جامعہ جہاں ایک جانب اپنے بچوں کو عصری تعلیم فراہم کرتا ہے وہیں دوسری جانب اپنے بچوں کو دینی اور مادی تعلیم بھی فراہم کرتا ہے تاکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو دنیا کے ہر چھوٹے بڑے علاقے میں باسانی پہنچایا جائے اور جو لوگ دین سے غافل ہیں انہیں راہ راست پر لایا جائے۔ اسی مقصد کو اپنے دل میں چھپائے ہوئے جامعہ دار الہدیٰ اسلامیہ اپنے بچوں کو بہتر سے بہتر تعلیم فراہم کررہا ہے۔ اور میں محمد فداء المصطفیٰ اسی چمنستان علم وفن کا طالب علم ہوں جو تبلیغ دین کی خاطر رواں دواں ہے۔

اگر آپ کو جامعہ دار الہدیٰ اسلامیہ کے بارے میں اور بھی زیادہ معلومات چاہیے تو دیے گئے نمبر سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں نماز کے ساتھ مساجد کی بھی تعظیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نماز کو پابندی کے ساتھ اس کے مقررہ وقت پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے ہمیں مالامال کرے آمین بجاہ سید المرسلین۔